بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دار الافتاء الحکمہ

(آن لائن دار الافتاء — استفتاء و شرعی رہنمائی)

ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

حفظہ اللہ — مفتی و نگرانِ دار الافتاء

فتویٰ نمبر: آر کائیو042 تاریخ: ۱۹ جولائی ۲۰۲۶ء

سوال

اگر کتے کا گھر میں رکھنا منع ہے سوائے حفاظت اور شکار کے، تو کیا کتے کو خریدنا اور بیچنا بھی منع ہے؟

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — کتے کی خرید و فروخت اور اس کی قیمت لینا مطلقاً حرام و ناجائز ہے، خواہ کتا عام ہو یا شکار / حفاظت کے لیے۔ رکھنے کی رخصت سے بیع کا حلال ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

1۔ قیمت کی ممانعت: (الف) ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ» (صحیح بخاری: 2237، صحیح مسلم: 1561)۔ (ب) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ: «ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ» (صحیح مسلم: 1568)۔ (ج) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: «لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ» (سنن ابی داؤد: 3484)۔

2۔ شکاری کتے کی استثنائی روایات ("إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ") ضعیف ہیں — نسائی، بیہقی، ابن عبد البر و البانی کی تحقیق؛ لہٰذا ممانعت کا عام حکم ہر کتے پر ہے۔ کتا شرعاً مالِ متقوم نہیں — اس کی بیع باطل؛ نسل کشی (بریڈنگ) و باقاعدہ تجارت حرام کمائی ہے۔

3۔ حاصل کرنے کا جائز طریقہ: (الف) ہدیہ / تحفہ یا مفت مانگ کر لینا — بہترین طریقہ۔ (ب) شدید مجبوری کی رخصت: حقیقی شرعی ضرورت ہو اور کوئی مفت دینے پر تیار نہ ہو تو خریدار کے لیے ضرورت کی خاطر رقم دے کر لینا جائز ہو جاتا ہے — گناہ بیچنے والے پر، اور بیچنے والے کے لیے قیمت کھانا بہر حال حرام و خبیث رہے گا۔

(ج) گھر میں بلا ضرورت کتا رکھنا بھی روزانہ ایک یا دو قیراط نیکیوں کی کمی کا سبب ہے۔

ای میل: luqmanabutayyab786@gmail.com | واٹس ایپ: 0323-9821512

وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب



دستخط: ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

ای میل:luqmanabutayyab786@gmail.com|واٹس ایپ:0323-9821512